© rasailojaraid.com

ہومیوپیتھی بھی ہے جس میں ایسے اجزا استعمال کیے جاتے ہیں جو صرف الکوحل میں حل ہو سکتے ہیں۔ ان ادویات کو بطور عطر جسم پر ملا نہیں جاتا بلکہ ایک دو قطرے پانی میں ملا کر بطور دوا استعمال کیے جاتے ہیں یا منی منی شکر کی گولیوں پر یہ قطرے ڈال کر دوا گولیوں میں منتقل کی جاتی ہے۔ یہ الکوحل اڑ جاتی ہے اور گولی پر صرف دوا کا اثر رہ جاتا ہے۔ میرے علم میں نہیں کہ ہمارے فقہا اس استعمال کو ناجائز قرار دیتے ہوں۔ ایسے ہی بعض عطریات ہیں جو صرف الکوحل میں حل ہو سکتے ہیں۔

اب چند لمحات کے لیے اس پر غور کریں کہ جسم یا لباس پر کولون کے استعمال کے بعد کیا صورت حال واقع ہوتی ہے۔ الکوحل چند لمحات میں بخارات کی شکل میں اڑ جاتی ہے اور جسم پر صرف خوشبو باقی رہ جاتی ہے، گویا جسم پر جو چیز باقی رہتی ہے وہ عطر ہے، نہ کہ الکوحل جس کی بنا پر لباس یا جسم کو نجس تصور کیا جائے۔ ہم یہاں پر اس بحث میں نہیں جانا چاہتے کہ خود الکوحل میں جو نجاست ہے وہ مادی ہے یا روحانی و اخلاقی۔ چونکہ الکوحل جسم یا لباس پر باقی نہیں رہتی اس لیے جسم یا لباس کا نجس ہونا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ ہم نے جان کر یہاں اس دلیل کا ذکر نہیں کیا جسے بعض ہم عصر علما بنیاد بناتے ہیں یعنی اہل مدینہ کا عمل۔ ان کا کہنا ہے کہ حرمین شریفین کے علما کولون کے استعمال کو نہ صرف جائز سمجھتے ہیں بلکہ عملاً خود استعمال کرتے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں قباحت نہیں۔ ہماری رائے کی بنیاد صرف قرآن و حدیث کا ظاہر مفہوم ہے۔

ایک آخری بات، اگر کسی شخص کا دل جسے ایک حدیث صحیح میں مفتی کہا گیا ہے اس تعبیر و تشریح سے مطمئن نہ ہو تو یہ قطعاً ضروری نہیں ہے کہ کولون ہی استعمال کر کے معطر ہوا جائے۔ ہمارے روایتی عطریات جو عموماً کسی تیل کو بنیاد بنا کر بنائے جاتے ہیں، دنیا میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں، ان کا استعمال کریں۔ اور اگر آپ کا قلب مندرجہ بالا رائے پر مطمئن ہو تو کولون کو گناہ سمجھتے ہوئے نہیں قلب کی صفائی کے ساتھ استعمال کریں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (ا-ا)

زرعی اراضی کی تحدید ملکیت

کیا زرعی زمین کی زیادہ سے زیادہ ملکیت کی کوئی حد مقرر کرنا قرآن و سنت کے احکام سے متصادم امر ہے؟ کیا قومی اور ملکی مفاد میں حکومت وقت، ملکیت زمین کی کوئی حد مقرر کر سکتی ہے یا اس کی مجاز ہے؟

شریعت اسلامیہ میں حلال اور جائز ذرائع سے ملک شدہ اشیا بشمول اراضی وغیرہ کی ملکیتی تحدید کے بارے میں خصوصی اصول و ضوابط اختیار نہیں کیے گئے ہیں۔ البتہ انفرادی ملکیت کے مفاد عامہ اور اجتماعی مصالح پر جو اثرات مترتب ہوتے ہیں ان کے تناظر میں ایسے قواعد موجود ہیں جو ذاتی حق ملکیت کی عمومیت کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمایاں حد تک کچھ خصائص اور شرائط کا پابند بناتے ہیں۔

زرعی اراضی کی تحدید ملکیت کا مسئلہ مختلف ریاستوں میں نوعیت کے اعتبار سے متفاوت ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ ذرائع ملکیت یکساں حکم نہیں رکھتے اور نہ ہی ایک علاقے کا عمومی مفاد دوسرے علاقے کی اجتماعی مصلحتوں سے یقیناً مشابہت رکھتا ہے۔ معروضی اعتبار سے بھی یہ مسئلہ کافی تفصیل طلب ہے لیکن فی الوقت جملہ تفصیل ہمارا موضوع نہیں، لہٰذا ہم محض تحدید ملکیت کو جواز فراہم کرنے والے ان قوانین کا ذکر کریں گے جو کسی بھی ریاست کے لیے مخصوص حالات اور شرعی مقاصد میں مذکورہ اقدام کی وجہ جواز بن سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ قوانین ذاتی حقوق ملکیت میں ریاست کی مداخلت اور استحقاق کو ثابت کرتے ہیں۔ غالباً انھی خاص اصولوں کے سبب یہ مسئلہ از قبیل اجتہاد دکھائی دیتا ہے اور تحدید ملکیت کے بارے میں خلفاے راشدین اور دیگر اسلامی حکمرانوں کا تعامل دیکھ کر واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی اسلامی حکومت میں مصلحت عامہ کے تحت یہ موضوع اولی الامر کے لیے محل اجتہاد ہے۔

۱۔ **الحجر۔ ذاتی ملکیت میں تصرف سے ممانعت:** مذاہب اربعہ کے فقہا اس بات پر تقریباً متفق نظر آتے ہیں کہ کسی بھی شخص پر ضیاع مال، لغویات میں انہماک، اسراف و تبذیر، لہو و لعب اور مکروہ و حرام امور میں مبتلا ہو جانے کے سبب ریاست ایسی پابندی عائد کر سکتی ہے جو اس شخص کے لیے ذاتی املاک میں کسی بھی تصرف کو ممنوع قرار دے دے۔(۱)

۲۔ **زائد اموال میں ریاست کی مداخلت:** اس قاعدے کی بنیاد اگرچہ قرآن پاک میں محض ترغیب کے پہلو سے ذکر ہوئی ہے(۲) مگر خلفاے راشدین میں سے حضرت عمرؓ(۳) اور حضرت عثمان غنیؓ(۴) سے یہ ثابت ہے کہ وہ دونوں بطور حاکم لوگوں سے عند الضرورت اس کا مطالبہ کرتے رہے۔ حضرت عثمانؓ نے کئی سابقہ عطیات واپس لے لیے۔(۵) بعد میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی اسی سنت پر عمل کیا اور کئی جاگیریں قومی تحویل میں لے لیں۔(۶) عملی اقدام کے علاوہ حضرت عمرؓ نے اس نظریے کا اظہار ایک سے زائد مرتبہ کیا(۷)۔

۳۔ **التسعیر۔ لوگوں کی قابل فروخت مملوکہ اشیا کی جبراً قیمت مقرر کرنا:** عمومی اصول کے مطابق انسان مملوکہ اشیا کی اپنی مرضی کے مطابق خرید و فروخت کر سکتا ہے اور ان کی قیمت مقرر کرنے کا اسے اختیار حاصل ہے مگر مخصوص حالات میں ریاست عام افراد سے ان کی یہ آزادی سلب کرنے کا حق رکھتی ہے اور اپنی مرضی سے قیمتوں کا تقرر کر سکتی ہے جو عام لوگوں کی قوت خرید کے عین موافق ہو۔ اس قانون کی عملی تفاصیل میں اگرچہ اختلاف کی گنجایش موجود ہے مگر اسلامی شرع میں اس اصول کی اہمیت اور حقیقت کا اقرار کیا گیا ہے۔(۸)

اسلامی ریاست عام مسلمانوں کے اجتماعی مفاد اور عمومی مصلحت کا تحفظ چونکہ بجز ایسے قوانین کے نہیں

© rasailojaraid.com